اَشرفُ النّوریٰ

شرحِ اُردو

قُدوری

تالیفُ

حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب رحمہ اللہ

قدیمی کتب خانہ

وليتفقهوا في الدين

اشرف النوری

شرح اردو

قدوری

جلد دوم

تالیف
حضرت مولانا عبدالحفیظ صاحب

ناشر
قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

جائز نہیں کہ یہ رشتہ میں اس بچہ کی رضاعی پھوپھی ہوتی اور بھتیجہ کا نکاح بھی حقیقی پھوپھی بھتیجہ کیطرح حرام ہے۔

وَاِذا اختلط اللبن بالماء الخ اور اگر ایسا ہو کہ دودھ پانی میں مخلوط ہو جائے اور پانی کے مقابلہ میں دودھ کی مقدار زیادہ ہو اور دودھ غالب ہو تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ امام شافعیؒ کے نزدیک پانچ بار چوسنے کی مقدار میں دودھ ہو تو حرمتِ رضاعت ثابت ہوگی ورنہ نہیں۔ عند الاحنافؒ مغلوب چیز کالعدم ہوتی ہے اور اس پر حکم حرمت مرتب نہ ہوگا۔ اور اگر دودھ کھانے میں مل گیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ خواہ اس صورت میں دودھ غالب ہی کیوں نہ ہو۔ اور امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ کے نزدیک اگر دودھ غالب ہو تو حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

واذا حلب اللبن من المرأة بعد موتها الخ۔ اگر کسی عورت کے دودھ کو اس کے انتقال کے بعد نکال کر بچہ کے حلق میں ڈالدیں تو احنافؒ کے نزدیک حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی اور امام شافعیؒ کے نزدیک حرمتِ رضاعت ثابت نہ ہوگی۔ وہ فرماتے ہیں کہ حرمت کے ثابت ہونے میں عورت کی حیثیت اصل کی ہے اور اس کے ذریعہ سے حرمت دوسروں تک پہنچتی ہے اور انتقال کے بعد یہ عورت حرام ہونیکا محل باقی نہ رہی اور اسی بنا پر اگر کوئی مردہ عورت کے ساتھ ہمبستری کرلے تو حرمت مصاہرت ثابت ہونیکا حکم نہیں کیا جاتا۔ احنافؒ فرماتے ہیں کہ حرمتِ رضاعت ثابت ہونیکی بنیاد جزئیت کا شبہ ہے جو دودھ کے اندر اس طرح ہے کہ بچہ کی اس کے ذریعہ نشو ونما ہوتی ہے اور دودھ میں یہ خاصیت بہرصورت موجود ہے۔ اسی طرح اگر عورت کا دودھ بکری کے دودھ میں مل جائے اور عورت کا دودھ غالب ہو تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی اور مغلوب ہو تو ثابت نہ ہوگی۔

واذا اختلط لبن امرأتین الخ اگر باہم دو عورتوں کا دودھ مل جائے تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جس عورت کے دودھ کی مقدار زیادہ ہو اس سے حرمتِ رضاعت ثابت ہوگی۔ امام ابوحنیفہؒ کی بھی ایک روایت اسی طرح کی ہے۔ امام محمدؒ کے نزدیک دونوں سے حرمتِ رضاعت ثابت ہوگی۔ اور اگر کسی کنواری غیر شادی شدہ عورت کے دودھ اتر آیا اور پھر اس نے وہ دودھ کسی بچہ کو پلا دیا تو اس سے بھی حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی۔

وَاِذا نَزَلَ لِلرَّجُلِ لبنٌ فارضعَ صَبِیًّا لم یتعلق بہ التحریم وَاِذا شرب صبیّانِ من لبن شاۃ
اور اگر مرد کے دودھ اتر آئے اور بچہ پی لے تو اس سے حرمتِ رضاعت ثابت نہ ہوگی اور اگر دو بچے ایک بکری کا دودھ پی لیں تو

فلا رضاعَ بینھما وَاِذا تزوّج الرجلُ صغیرۃً وکبیرۃً فارضعت الکبیرۃ الصغیرۃ حرُمتا
ان کے درمیان رضاعت ثابت نہ ہوگی اور اگر کوئی شخص نابالغہ اور بالغہ سے نکاح کرے اور بالغہ نابالغہ کو دودھ پلا دے تو خاوند پر

علی الزوج فان کان لم یدخل بالکبیرۃ فلا مھر لھا وَللصغیرۃ نصف المھر وَیرجع بہ
دونوں حرام ہو جائیں گی لہٰذا اگر وہ بالغہ سے ہمبستر نہ ہوا ہو تو وہ مہر نہ پائے گی اور نابالغہ آدھا مہر پائے گی اور وہ آدھا مہر بالغہ سے

الزوجُ علی الکبیرۃ ان کانت تعمّدت بہ الفسادَ وَان لم تتعمّد فلا شئ علیھا ولا تقبل
وصول کرے گا بشرطیکہ بالغہ نے نکاح فاسد کرنے کا قصد کیا ہو ورنہ اس کے اوپر کچھ واجب نہ ہوگا۔ اور رضاعت میں محض